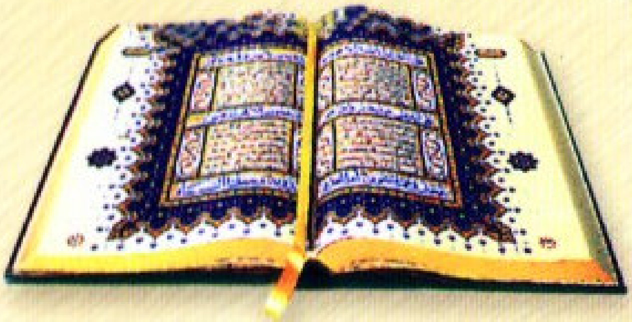

مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

www.sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

مروّجہ قرآن خوانی

کی شرعی حیثیت

مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

www.Sukkurvi.com

ناشر

مکتبۃ الاسلام، کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادِر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-5016664-65
موبائل : 0300-8245793

www.Sukkurvi.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرستِ مضامین

۱.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا عملی نمونہ ہیں	۵
۲.....اجتماعی قرآن خوانی کا رواج	۶
۳.....قرآن خوانی کا چلّہ اور دعوت	۷
۴.....سنت واضح ہوتی ہے	۷
۵.....رواجی قرآن خوانی ثابت نہیں	۸
۶.....مروجہ قرآن خوانی کی خرابیاں	۱۰
۷.....دکھاوا اور نمائش	۱۱
۸.....صحیح قرآن خوانی کی تین شرطیں	۱۱
۹.....انفرادی ایصال ثواب بہت آسان ہے	۱۴
۱۰.....پورا قرآن کریم ختم کرنے کی پابندی	۱۵
۱۱.....انگلی اور بسم اللہ کا ختم	۱۶
۱۲.....ختم سے پہلے نہ جاسکنا	۱۶
۱۳.....سجدہ تلاوت نہ کرنا	۱۸
۱۴.....دوسروں کی طرف سے سجدہ تلاوت کرنا	۱۸
۱۵.....ایک جھوٹے پیر کا قصہ	۱۹
۱۶.....نام ونمود کی خرابی	۲۱
۱۷.....طعام اور شیرینی کی پابندی	۲۲
۱۸.....سنت میں راحت	۲۳

www.Sukkurvi.com

۱۹......ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ ۲۴

۲۰......سورۂ اخلاص کے فضائل و برکات ۲۵

۲۱......جنت میں ایک محل ۲۶

۲۲......ایصالِ ثواب سے اپنے ثواب میں کمی نہ آنا ۲۷

۲۳......ایصالِ ثواب سے ثواب کم نہ ہونے کی دو مثالیں ۲۸

۲۴......بعض علماء کے نزدیک ثواب تقسیم ہوتا ہے ۲۹

۲۵......ایصالِ ثواب کا آسان طریقہ ۳۰

۲۶......ستر ہزار کلمہ کی فضیلت ۳۱

۲۷... موت سے پہلے موت کی تیاری ۳۳

۲۸... مرنے والے کی زندہ آدمی کو نصیحت ۳۴

۲۹......ایک سبحان اللہ کے بدلے ستر ہزار قرآن کریم دینا ۳۴

۳۰......زندگی میں آخرت کی تیاری کریں ۳۶

۳۱......اٹھارہ ہزار قرآن کریم کا ختم ۳۷

۳۲......بزرگوں کے اوقات میں برکت ۳۸

۳۳......حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کرامت ۳۹

۳۴......بیس لاکھ نیکیاں ۴۰

۳۵......شریعت کے مطابق ایصال ثواب کے فوائد ۴۱

۳۶......ایصالِ ثواب کا آسان اور صحیح طریقہ ۴۲

۳۷......مزار پر حاضری کا ادب اور ایصالِ ثواب ۴۳

www.Sukkurvi.com

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

مروّجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِاَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا .مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کثیراً اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا.[الحشر:۷] صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ۔

حضور ﷺ قرآنِ کریم کا عملی نمونہ ہیں

میرے قابل احترام بزرگو! قرآنِ کریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوا اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ کریم کا عملی نمونہ تھے، جو کچھ آپ ﷺ نے کر کے دکھایا، وہ سب قرآنِ کریم

www.Sukkurvi.com

کی علمی شکل ہے، تاکہ آپ ﷺ کے عمل کو دیکھ کر اس پر عمل کریں، اس وقت ہمارا یہ عمل اصل میں قرآنِ کریم ہی پر عمل ہوگا، کیونکہ جو کچھ احادیثِ طیبہ میں ہے، وہ سب قرآنِ کریم کی تفسیر وتشریح ہے، اسی اصول کی روشنی میں ہمیں اپنے حالات کا جائزہ لینا چاہئے اور جو عمل ہمیں ایسا نظر آئے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں نہیں تھا اس کی ہمیں اصلاح کرلینی چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوگا جو سنّت کے مطابق ہوگا اور شریعت کے مطابق ہوگا، اور جو عمل سنّت سے ہٹ کر ہوگا وہ عمل چاہے کتنا ہی مفید سے مفید تر ہو، لیکن وہ مقبول نہیں ہوگا، اسلئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں عمل کی مقبولیت کیلئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ضروری ہے اور آپ ﷺ کے نقشِ قدم کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

اجتماعی قرآن خوانی کا رواج

اس سلسلے میں اس وقت میں ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کا آج ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ رواج ہے لیکن سنّت میں اس کی یہ شکل وصورت نظر نہیں آتی، وہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو قبرستان میں ہی دفن کے بعد اس کیلئے قرآن خوانی کا اعلان ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات اخبارات میں بھی یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ فلاں شخص کی قرآن خوانی فلاں جگہ پر فلاں تاریخ کو

www.Sukkurvi.com

فلاں وقت ہوگی، اور پھر لوگ دور دراز سے سفر کر کے اس اجتماعی قرآن خوانی میں شرکت کا بطور خاص اہتمام کرتے ہیں، بلکہ بعض جگہ تو اس کا رواج اتنا زیادہ ہوگیا ہے کہ ہر محلّے میں مکان در مکان نمبر وار یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہتا ہے کہ اس جمعہ کو فلاں مکان میں اجتماعی قرآن خوانی ہوگی، دوسرے جمعہ کو فلاں مکان میں ہوگی اور تیسرے جمعہ کو تیسرے مکان میں ہوگی، یوں ایک سلسلہ چل رہا ہے جو ختم ہونے کو نہیں آتا۔

قرآن خوانی کا چلّہ اور دعوت

جب کسی محلّے میں ایک شخص کا انتقال ہوتا ہے تو بعض جگہ چالیس دن تک پورے محلّے میں مکان در مکان قرآن خوانی کا سلسلہ چلتا ہے، اس دوران اگر دوسرے شخص کا انتقال ہو جائے تو دوسرا چلّہ شروع ہو جائے گا چالیسویں دن جا کر اس کا اختتام ہوتا ہے اور چالیسویں دن خاص طور پر محلّے والوں کو بلانے اور خصوصی اجتماع اور کھانے پینے کا اہتمام ہوتا ہے جس میں تمام محلّے والے ضرور جمع ہوتے ہیں اور اس طرح چالیسویں دن قرآن خوانی اور ایک شاندار دعوت پر اس کے انتقال کی خوشی اختتام پذیر ہوتی ہے۔

سنّت واضح ہوتی ہے

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس اجتماعی مروّجہ قرآن خوانی کی کیا حقیقت ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ سے اس عمل کا کوئی

www.Sukkurvi.com

ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟ یاد رکھئے! جو چیز سنّت ہوتی ہے وہ بالکل واضح اور بے غبار ہوتی ہے، اس لئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں اسے اختیار فرمایا اور آپ کے جاں نثار صحابۂ کرامؓ اس پر عمل کرتے رہے حضرات خلفاءِ راشدین اس کا اہتمام کرتے رہے، ان کے بعد نسلاً بعد نسلٍ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور بزرگانِ دین برابر اس پر عمل کرتے رہے، تقریباً ساری سنتیں اسی طرح واسطہ در واسطہ ہم تک پہنچی ہیں جن کے پہنچنے میں کوئی غبار، کوئی پوشیدگی اور کوئی خفا نہیں ہے۔

رواجی قرآن خوانی ثابت نہیں

جب ہم اس اجتماعی اور رواجی قرآن خوانی پر غور کرکے اور اس کے اندر جو چیزیں پائی جاتی ہیں، ان کا تصور کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور صحابۂ کرامؓ کی زندگیوں میں اور ان کی تعلیمات میں تلاش کرتے ہیں تو اس رائج الوقت صورتِ حال کا کہیں سراغ نہیں ملتا، اگر واقعی یہ کوئی پسندیدہ اور مسنون عمل ہوتا تو ظاہر ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کا اہتمام فرماتے، حالانکہ آپ کے سامنے آپ کے بہت سے پیارے پیارے صحابۂ کرامؓ کا انتقال ہوا، آپ کی بعض ازواجِ مطہرات کا انتقال ہوا، آپ کی اکثر بیٹیوں کا انتقال ہوا، آپ کے صاحبزادوں کا انتقال ہوا اور آپ کے قریب ترین عزیزوں کا انتقال ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

www.Sukkurvi.com

لیکن ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں آپ نے صحابۂ کرامؓ کو باقاعدہ اعلان کر کے کہیں جمع ہونے کے لئے کہا ہو کہ میرے فلاں عزیز کا انتقال ہوگیا ہے، آپ سب لوگ مسجدِ نبوی ﷺ میں جمع ہو جائیں اور وہاں ہم سب اکھٹے ہو کر قرآن شریف ختم کریں گے اور ان کیلئے ایصالِ ثواب کریں گے، ایسا کوئی عمل نہیں ملتا، اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا عمل نہیں ملتا تو بعد کے زمانے میں بھی ملنا مشکل ہے، اسلیئے حضراتِ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے زمانے میں بھی ایسا کوئی عمل نہیں ملتا جس کو ہم سند کے طور پر پیش کرسکیں کہ ہمارا یہ عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں ہے یا چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا، لہذا ہم بھی ایسا کر رہے ہیں مگر ایسا کہیں نہیں ملتا اسی طرح حضراتِ خلفاء راشدینؓ اور تابعین وتبع تابعینؒ کے زمانے میں بھی ایسا کوئی عمل نہیں ملتا، اور جب نہیں ملتا تو خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ طریقہ بعد کے لوگوں نے بنایا ہے اور جو طریقہ بعد کے لوگ از خود بنائیں جس کی سند اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملتی ہو تو اس میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ چونکہ سنت کا رنگ اس کے اندر نہیں ہے، اس لئے اس کے اندر بہت سے کام ایسے نظر آئیں گے جو شریعت کی واضح ہدایات کے خلاف ہوں گے، چنانچہ جب ہم اس مروّجہ قرآن خوانی میں

www.Sukurvi.com

غور کرتے ہیں تو اس میں بہت سی ایسی باتیں نظر آتی ہیں جو شریعت کے خلاف ہیں۔

مروّجہ قرآن خوانی کی خرابیاں

مثلاً پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طرح جمع ہو کر قرآن شریف پڑھنا زیادہ سے زیادہ ایک نفل کام ہے، نہ فرض ہے، نہ واجب ہے اور نہ سنّت ہے، اور نفل کام کے لئے لوگوں کو زبردستی اکٹھا کرنا، جمع کرنا، بلانا، اور جمع نہ ہونے پر اعتراض کرنا اور دل میں کدورت پیدا ہونا کہ صاحب! ہم نے آپ کو بلایا تھا مگر آپ نے شرکت نہیں کی، یہ عمل شریعت کے اندر درست نہیں شریعت کی اصطلاح میں اس کو "تداعی" کہا جاتا ہے، یعنی ایک وہ عمل جو شرعاً نہ فرض ہے اور نہ واجب ہے، لیکن اس کیلئے لوگوں کے جمع ہونے کو اتنی اہمیت دیں کہ اگر وہ شرکت نہ کریں تو اس کی وجہ سے ان کی طرف سے دل میں کدورت پیدا ہو، اس پر اعتراض پیدا ہو اور ان کو اس پر طعنہ دیا جائے کہ آپ نے شرکت کیوں نہیں کی؟ اور اگر اس کو کوئی عذر ہو تو وہ عذر بھی ہمارے نزدیک قابلِ قبول نہ ہو، لہٰذا یہ عمل شریعت میں درست نہیں اس لئے کہ جب شریعت نے اس کو فرض و واجب اور ضروری قرار نہیں دیا تو تم نے اس کو فرض و واجب کا درجہ کیوں دے دیا؟

www.Sukkurvi.com

دکھاوا اور نمائش

دوسری قباحت اس کے اندر یہ ہے کہ اس قرآن خوانی میں عموماً شرکت بطور دکھاوے کے ہوتی ہے، خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی، لیکن اگر جمع ہونے کی پابندی نہ ہوتی بلکہ یہ اعلان ہو جاتا کہ ہر شخص مرنے والے کے لئے جہاں اور جب اور جتنی توفیق ہو وہ قرآنِ کریم پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دے، آپ حضرات کا مرحوم پر احسان ہوگا، تو اس صورت میں جو شخص جتنا ایصالِ ثواب کرے گا، وہ اللہ کی رضا کیلئے کرے گا، اب اگر تھوڑا عمل بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرے گا تو وہ بہتر ہوگا بنسبت اس کے کہ صرف قرآن خوانی میں دکھاوے کیلئے اور حاضری میں نام لکھوانے کے لئے شرکت کرے کیونکہ اس طرح اس کے شرکت کرنے میں اور قرآن پڑھنے میں وہ خلوص نہیں رہتا۔

صحیح قرآن خوانی کی تین شرطیں

حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک واقعہ یاد آ گیا، یہ واقعہ آپ کے ایک شاگرد نے سنایا کہ حضرت تھانویؒ جب کانپور میں مدرس تھے تو ایک روز ہم لوگ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سبق پڑھنے کیلئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت والا بہت مغموم بیٹھے ہیں، طبیعت پر غم کے آثار ہیں اور افسردگی چھائی ہوئی ہے، ہم نے پوچھا کہ حضرت کیا بات ہے؟ آپ اس

www.Sukkurvi.com

قدر غمگین کیوں ہیں؟ حضرت والا نے جواب میں فرمایا کہ گھر سے خط آیا ہے کہ میری بڑی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا ہے، اس وجہ سے طبیعت غمگین ہے۔

شاگردوں نے حضرت والا سے عرض کیا کہ آج ہم سبق نہیں پڑھیں گے، حضرت نے فرمایا کہ میں سبق پڑھانے کیلئے آیا ہوں، آپ اندازہ لگائیں کہ بڑی بہن کا انتقال ہوگیا لیکن اظہارِ غم کے لئے یہ نہیں کیا کہ محفل جما کر بیٹھ گئے، بلکہ غم بھی ہو رہا ہے اور ساتھ ساتھ کام کرنے کے لئے تشریف بھی لے آئے۔ جب شاگردوں نے سبق نہ پڑھنے پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے بھی ان کو سبق پڑھنے پر مجبور نہیں فرمایا، اس کے بعد ان طلبہ نے عرض کیا کہ آج ہم اس گھنٹے میں کچھ قرآنِ کریم کی تلاوت کر کے مرحومہ کو ایصالِ ثواب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت والا نے فرمایا کہ میں چند شرطوں کے ساتھ اس کی اجازت دیتا ہوں، اگر تم ان شرائط پابندی کر سکو تو ٹھیک ہے ورنہ رہنے دو۔

پہلی شرط یہ ہے کہ تم سب اکٹھے ہو کر قرآن شریف مت پڑھنا بلکہ ہر شخص انفرادی طور پر قرآنِ کریم کی تلاوت کرے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ جو شخص جتنا آسانی کے ساتھ پڑھ سکے وہ اتنا پڑھ کر ایصال ثواب کر دے، اگر ایک پارہ پڑھنا ممکن ہو تو ایک پارہ پڑھ لے، آدھا پارہ پڑھ سکتا ہو تو آدھا پارہ پڑھ لے، ایک پاؤ پڑھ سکتا ہو تو ایک پاؤ

www.Sukkurvi.com

پڑھ لے، ورنہ کم از کم تین مرتبہ سورۃ اخلاص ہی پڑھ لے، قرآنِ کریم ختم کرنا کوئی ضروری نہیں۔

تیسری شرط یہ ہے کہ جب تم پڑھ کر ایصالِ ثواب کرلو تو کوئی طالب علم مجھے آ کر یہ نہ بتائے کہ حضرت! میں نے آپ کی ہمشیرہ کے لئے اتنا قرآن شریف پڑھا ہے، مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔

اس لئے کہ اگر تم مجھے بتانے کی نیت سے پڑھو گے تو اس میں خلوص کہاں رہے گا، بلکہ اس صورت میں تم اپنے آپ پر جبر کر کے زیادہ پارے پڑھو گے، اسلئے کہ دل میں یہ خیال آئے گا کہ اگر ہم نے ایک پارہ پڑھ کر حضرت والا کو بتایا کہ ایک پارہ پڑھا ہے، تو کہیں گے کہ بس ایک ہی پارہ پڑھا ہے؟ بس ہم سے اتنی ہی محبت تھی؟ اسلئے ہر طالب علم جبر کر کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کرے گا جس کی وجہ سے اس میں خلوص باقی نہیں رہے گا، اور جب خلوص نہیں ہوگا تو پڑھنے کا ثواب کیا ملے گا۔ لیکن جب یہ پابندی لگادی کہ مجھے کوئی آ کر نہ بتائے تواب جو طالب علم جتنا بھی قرآن شریف پڑھے گا، وہ خلوص سے پڑھے گا اور خلوص کے ساتھ تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنا بغیر خلوص کے پورا قرآن شریف پڑھنے سے یقیناً بہتر ہے۔

لہذا اگر ہم بھی یہ تین شرطیں اپنالیں تو ہماری یہ قرآن خوانی بھی درست ہوسکتی ہے، ہماری مروّجہ قرآن خوانی میں یہ تینوں قباحتیں موجود ہیں

www.Sukkurvi.com

جس کی وجہ سے اس کے اندر نہ سنّت کا نور ہے اور نہ خلوص کی روح ہے، بعض مرتبہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ کا اندیشہ ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی یہ شرطیں یاد رکھنی چاہئیں اور آئندہ ان پر عمل کرنا چاہیے، نہ پورا قرآن شریف ختم کرنے کو اپنے اوپر لازم کریں اور نہ جمع ہونے کی پابندی کریں، بلکہ ہر آدمی اپنے طور پر اپنی جگہ جتنا ہو سکے، قرآن شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیا کرے۔ یہ بالکل جائز ہے۔

انفرادی ایصالِ ثواب بہت آسان ہے

یہ انفرادی طور پر ایصالِ ثواب اتنا آسان ہے کہ روزانہ بھی ہو سکتا ہے اور زندگی بھر بھی ہو سکتا ہے، اس لئے کہ ساری پریشانی جمع ہونے کی ہے دور دراز کے فاصلے ہیں، ہر آدمی مصروف ہے اور سب کا ایک جگہ جمع ہونا بہت مشکل ہے، اور انفرادی عمل میں سہولت ہی سہولت ہے اور عین شریعت کے مطابق بھی ہے اور پورا قرآن شریف ختم کرنے کی پابندی کوئی آسان بھی نہیں ہے، اسلئے کہ کبھی آدمی کے پاس وقت ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا، کسی کو فرصت ہے اور کسی کو نہیں، کسی کو عجلت ہے اور کسی کو بیماری ہے، لہٰذا اب سارے لوگ اس پابندی کی وجہ سے بندھے بیٹھے ہیں اور کسی نہ کسی طرح یہ تیس پارے گلے سے اتارنے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن شریف پڑھنے میں حروف کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی ہے، کٹ کٹ کر حروف ادا

www.Sukkurvi.com

ہوتے ہیں ،غنّہ، اخفاء اور اظہار کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی اور الٹاسیدھا قرآنِ کریم پڑھنے کی وجہ سے پڑھنے والے لعنت کے مستحق ہوتے ہیں، کیونکہ بعض آثار میں ہے کہ بہت سے قرآن شریف پڑھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ قرآن شریف ان پر لعنت کرتا ہے، چنانچہ علماء کرام نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ اگر قرآن شریف کے حروف کی ادائیگی صحیح نہ ہوتو قرآن شریف اپنے پڑھنے والوں پر لعنت کرتا ہے اور جب قرآن شریف لعنت کررہا ہے تو اس پر ثواب کیسے ملے گا؟ بلکہ پڑھنے والا اور گناہ گار ہورہا ہے، کیونکہ قرآنِ شریف کے الفاظ کو تجوید کے مطابق صحیح مخارج سے ادا کرنا واجب ہے اور واجب کی خلاف ورزی گناہ ہوتی ہے۔

پورا قرآنِ کریم ختم کرنے کی پابندی

لہٰذا تیس پارے ختم کرنے کی پابندی بہت تکلیف دہ ہے، اس کیلئے بعض اوقات لوگ کم جمع ہوتے ہیں، جو بیچارے آگئے وہ پھنس گئے اب ان کیلئے وہ تیس پارے جو منبر پر رکھے ہوئے ہیں، وہ آفتِ جان بنے ہوئے ہیں، وہ ان کو دیکھ دیکھ کر گھبرارہے ہیں کہ یہ تو دو گھنٹے میں بھی ختم نہیں ہوں گے۔

لہٰذا آپ خود فیصلہ کریں کہ وہ اس تکلیف دہ صورت میں کس انداز سے ان کو پڑھ کر ختم کریں گے۔

www.Sukkurvi.com

انگلی اور بسم اللہ کا ختم

قرآن خوانی میں اجتماع کی پابندی کی وجہ سے کچھ ایسے لوگ بھی اس میں شریک ہو جاتے ہیں جنہوں نے قرآن شریف نہ کبھی سیکھا اور نہ پڑھا۔ چنانچہ وہ لوگ بھی اس میں شریک ہو کر ایک سپارہ اٹھا لیتے ہیں، اور ہر سطر پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پورا پارہ ختم کر دیتے ہیں، اس کو بسم اللہ کا ختم کہا جاتا ہے۔ اور کوئی اللہ کا بندہ ایسا بھی ہوتا ہے جس کو بسم اللہ بھی نہیں آتی یا بسم اللہ کا ختم نہیں جانتا تو وہ یہ کرتا ہے کہ زبان سے کچھ نہیں پڑھتا بلکہ ہر سطر پر انگلی پھیرتا چلا جاتا ہے۔ یہ انگلی کا ختم کہلاتا ہے۔ اب آپ بتائیے کہ قرآن کریم اور حدیث شریف میں بسم اللہ یا انگلی کے ختم کا کہیں ثبوت ہے؟ یہ ساری مصیبت اجتماع کی پابندی کی وجہ سے آئی ہے، چونکہ قرآن خوانی کا اعلان ہو چکا ہے، اس لئے اس اعلان پر لبیک کہنا ضروری ہے، وہ اعلان اذان سے بھی بڑھ کر ہے، جتنے بے نمازی ہیں، وہ اذان سن کر مسجد میں نہیں آئیں گے لیکن قرآن خوانی کا اعلان سن کر سب سے پہلے پہنچے ہوئے ہوں گے۔

ختم سے پہلے نہ جا سکنا

اور پھر جب تک وہ قرآن شریف پورا ختم نہیں ہوگا، اس وقت تک کوئی شخص وہاں سے نہیں اٹھ سکتا، اب اندر سے طبیعت اکتا رہی ہے، ضروری

www.Sukkurvi.com

کام پیش آ رہا ہے، کہیں جانے کا تقاضا ہے لیکن رسم ورواج کی وجہ سے ہم اس کے پابند ہیں کہ کسی طرح تیس پارے مکمل ہوں تو ہم یہاں سے چھوٹیں۔اسلئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مقدار کی کوئی پابندی نہ ہو، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تو خلوص دیکھا جاتا ہے، اگر خلوص کے ساتھ ایک آیت بھی پڑھی جائے گی تو وہ بغیر خلوص کے ایک پارے سے بہتر ہے۔

دوسری بات یہ تھی کہ سب اپنی اپنی جگہ پر قرآنِ کریم کی تلاوت کریں، جس کو جتنی فرصت ہو، اس کے مطابق قرآن شریف محض اللہ کے لئے پڑھ کر ایصالِ ثواب کردے، نہ مرنے والے کے پسماندگان کو بتانے کی ضرورت ہے اور نہ وہ خود لوگوں سے پوچھیں کہ آپ نے ہمارے مرحوم کو کتنے پارے پڑھ کر بخشے؟ اس لئے کہ یہ ایصالِ ثواب تو ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک معاملہ ہے اب ہم نے اپنی طرف سے درمیان میں مرحوم کے پسماندگان کو اس طرح داخل کرلیا ہے کہ ان کے اعلان پر ہم ایصالِ ثواب کریں، پھر ان کو بتائیں کہ ہم نے اتنے پارے پڑھ لئے ہیں اور پھر ان سے اجازت لے کر رخصت ہوں۔ یہ ساری پابندیاں ہم نے اپنی طرف سے بڑھالی ہیں جسکی وجہ سے ہم خود مصیبت میں گرفتار ہیں، شریعت نے اس میں کوئی پابندی نہیں لگائی تھی بلکہ اس کو بہت آسان کردیا تھا، مگر ہم نے اس کو مشکل بنا دیا ہے۔

www.Sukkurvi.com

سجدۂ تلاوت نہ کرنا

اور پھر اس اکٹھے اور جمع ہونے میں ایک قباحت اور بھی ہے، وہ یہ کہ چونکہ ہم قرآن شریف پڑھتے پڑھاتے نہیں ہیں، اسلئے اس کے ضروری احکام سے بھی بے خبر ہیں، چنانچہ ایک ضروری حکم یہ ہے کہ قرآن شریف میں چودہ سجدے واجب ہیں، کوئی شخص جب ان آیاتِ سجدہ کو پڑھے یا سنے تو پڑھنے والے پر اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس اجتماعی قرآن خوانی میں قرآن شریف تو سب پڑھ لیتے ہیں، مگر سجدۂ تلاوت کرنے والے نظر نہیں آتے، اس لئے کہ اکثر لوگوں کو اس کے بارے میں یہ حکم معلوم ہی نہیں ہے اور جب معلوم نہیں ہے، تو سجدہ کیوں کریں گے، اس طرح وہ سجدۂ تلاوت پڑھنے والوں کے ذمہ واجب رہ جاتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ قرآن شریف پڑھنے کا جو عمل نفل تھا وہ تو ادا کرلیا، لیکن واجب اپنی گردن پر رہ گیا اور پھر ساری عمر ان سجدوں کو ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی اور وہ یوں ہی دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور وہ واجب اپنے ذمہ لے جائیں گے۔ پھر اللہ کے یہاں اس پر پکڑ ہوگی۔

دوسروں کی طرف سے سجدۂ تلاوت کرنا

بعض جگہ یہ سننے میں آیا ہے کہ جو شخص قرآن خوانی کا انتظام کرتا ہے، وہ خود سب کی طرف سے چودہ سجدے ادا کرلیتا ہے، یہ تو ایسا ہو گیا جیسے

www.Sukkurvi.com

کسی نے دوسرے کی طرف سے فرض نماز پڑھ لی۔مثلاً ایک شخص دوسرے سے کہے کہ بھائی! میں نے تمہاری طرف سے فجر کی نماز پڑھ لی ہے، کیونکہ فجر میں تم سے اٹھا نہیں جاتا ہے اور تم سوتے رہتے ہو۔تو جس طرح دوسرے کی طرف سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی، اسی طرح دوسرے کی طرف سے سجدۂ تلاوت بھی نہیں کیا جاسکتا۔

ایک جھوٹے پیر کا قصّہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ میں ایک جھوٹے پیر کا قصہ بیان فرمایا ہے اور پہلے زمانے میں جھوٹے پیر بہت ہوا کرتے تھے جنہوں نے غلط کام کر کے شریعت کو بدنام کیا اور ان کی وجہ سے لوگ بھی دین سے بیزار ہو گئے۔اسی قسم کے ایک جھوٹے پیر صاحب ایک گاؤں میں اپنے مریدوں کے یہاں پہنچے، گاؤں والوں نے دیکھا کہ پیر صاحب بہت کمزور اور دبلے ہو رہے ہیں، انہوں نے پوچھا کہ حضرت! کیا بات ہے آپ اتنے کمزور کیوں ہو رہے ہیں؟ پیر صاحب نے ایک آہ کھینچ کر جواب دیا کہ میں کمزور کیوں نہ ہوں؟ میں تمہاری طرف سے نمازیں پڑھتا ہوں، تمہاری طرف سے روزہ رکھتا ہوں۔

اور خیر یہ تو میرے لئے آسان ہیں لیکن ان سے بڑھ کر یہ غم ہے کہ قیامت کے روز تم سب کی طرف سے پل صراط پر چلوں گا جو بال سے

www.Sukurvi.com

زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، چونکہ تم سب مجھ سے بیعت ہوگئے ہو، اس لئے تم سب کو جنت میں پہنچانے کی ذمہ داری بھی میری ہے، اس لئے اس غم میں دبلا اور کمزور ہوگیا ہوں، بس اس کی فکر مجھے ہر وقت لاحق رہتی ہے جب گاؤں والوں نے پیر کی یہ دردمندی دیکھی تو ایک زمیندار کو بڑا رحم آیا کہ پیر صاحب تو ہماری طرف سے بڑی محنت اٹھا رہے ہیں، اس زمیندار نے حضرت سے عرض کیا کہ میں نے اپنا چاول کا کھیت آپ کی نذر کیا۔ پیر صاحب ہوشیار آدمی تھے، انہوں نے فوراً کہا کہ زبانی ہبہ کافی نہیں ہوتا، قبضہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ لہٰذا پیر صاحب نے پوچھا کہ وہ زمین کدھر ہے؟ کس نمبر کا پلاٹ ہے؟ کس طرف واقع ہے؟ مقصد اس کا یہ تھا کہ اس پر عملی طور پر قبضہ بھی کرلوں تاکہ ہبہ تمام ہوجائے اور یقینی طور پر میرے قبضے میں آجائے اور میں مالک بن جاؤں، اس زمیندار کا کیا اعتبار رہے، ہوسکتا ہے کہ کل اپنی بات سے پھر جائے، چنانچہ اس زمیندار نے جواب دیا کہ وہ اس طرف ہے، چلئے دیکھ لیجئے!

آپ کو معلوم ہی ہے کہ چاول کے کھیت میں کئی فٹ پانی کھڑا رہتا ہے، اور کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی بھی پتلی سی ہوتی ہے، اور اس پگڈنڈی کے دونوں طرف پانی ہوتا ہے اسلئے وہ بھی گیلی اور چکنی ہوتی ہے چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی تھا۔ وہ زمیندار پیر صاحب کو لے کر چلا کہ حضرت! چاول کا

www.Sukkurvi.com

کھیت اس طرف ہے ،اب پیر صاحب اس پگڈنڈی پر چلے ،پیر صاحب آگے آگے اور زمیندار پیچھے پیچھے ،اب پیر صاحب کا پاؤں کبھی اِدھر پھسلے اور کبھی اُدھر پھسلے ،بہت سنبھلنے کی کوشش کی مگر چونکہ کبھی ایسی چکنی جگہ پر اس سے پہلے چلے نہیں تھے ،آخر چلتے چلتے ایک جگہ ایسا پاؤں پھسلا کہ سیدھے کھیت کے پانی میں جا گرے ،اور جیسے ہی گرے ویسے ہی زمین دار نے بھی پیچھے سے ایک لات ماری اور کہا کہ کم بخت ،جھوٹا کہیں کا ،تجھ سے اتنی موٹی اور چوڑی پگڈنڈی پر تو چلا نہیں گیا ،وہاں پل صراط پر کیا چلے گا ؟ایسا لگتا ہے کہ وہاں بھی ہمیں جہنم میں گرائے گا ،جا میں اپنا کھیت نہیں دیتا۔

بہر حال !اس اجتماعی قرآن خوانی میں بعض جگہ یہ خرابی ہوتی ہے کہ پورے چودہ سجدے ایک شخص ہی ادا کر لیتا ہے ،حالانکہ اگر کوئی شخص دوسرے سے کہہ بھی دے کہ میرے طرف سے سجدہ کر لینا ،اور دوسرا کر بھی لے تب بھی وہ سجدہ ادا نہیں ہوگا ،بلکہ جس شخص نے وہ سجدے کی آیت پڑھی ہے ،وہی یہ سجدہ تلاوت ادا کرے گا۔

نام ونمود کی خرابی

پھر اس اجتماعی قرآن خوانی میں با قاعدہ نام ونمود اور نمائش ہوتی ہے اور اس کا با قاعدہ پر چار کیا جاتا ہے اور فخر کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ والد صاحب کی قرآن خوانی میں اتنے لوگ جمع ہوئے تھے ،اتنے قرآن ختم

www.Sukurvi.com

ہوئے تھے، فلاں افسر بھی تشریف لائے تھے، اتنا بڑا اجتماع ہوا تھا، اتنے لوگ شریک ہوئے تھے۔

یہ سب کیا ہے؟ یہ سب نام نمود اور نمائش ہے۔ اور سب مسلمان جانتے ہیں کہ شریعت میں ریاکاری اور نمائش نہایت مذموم چیز ہے، ریاکاری کے ذریعہ انسان کا بڑے سے بڑا عمل ضائع ہو جاتا ہے، حدیث شریف کی رو سے جس طرح آگ میں لکڑی جل کر ختم ہو جاتی ہے، اسی طرح نیک عمل بھی ریاکاری کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ عمل جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا تھا اور اس کا ثواب میّت کو پہنچانا تھا، ریاکاری نے اس سارے عمل کو آگ لگادی، اور اس میں ثواب تو ملا نہیں اور الٹا ریاکاری کا گناہ سر پر آگیا۔

www.Sukkurvi.com

طعام وشیرینی کی پابندی

پھر اس اجتماعی قرآن خوانی میں کھانے پینے کا بھی خصوصی اہتمام کرنا پڑتا ہے، خاص کر جو محلّوں میں ہفتہ واری قرآن خوانی ہوتی ہے، آج اس مکان میں ہورہی ہے، کل اس مکان میں ہوگی، ان میں ناشتے پانی کا بھی انتظام کرنا ہوتا ہے، اور اگر کوئی اس کا انتظام نہ کرے تو اس پر اعتراض ہوتا ہے، اور لعنت ملامت کی جاتی ہے، اور اگر کوئی شخص سوکھی سوکھی قرآن خوانی کرلے تو پھر دوبارہ اس کا کبھی نمبر نہیں آتا، اور اگر اس کا نمبر آ بھی گیا تو اس

وقت اس کے گھر پر ایک دو آدمی سے زیادہ نہیں آئیں گے اور وہ بھی صرف قل ھواللہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کر کے چلے جائیں گے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر قرآن خوانی کے لئے اجتماع ہو اور اس میں کھانے پینے کا بھی انتظام ہو یا شیرینی بانٹنے کا خصوصی اہتمام ہو تو وہ اجرت کے حکم میں ہے، گویا کہ ہم نے ایصالِ ثواب کے لئے جتنا قرآن شریف پڑھا ہے یہ اس کی اجرت اور اس کا عوض اور بدلہ ہے اور اجرت لے کر ایصالِ ثواب کے لئے قرآنِ کریم کا پڑھنا ثواب کا ذریعہ تو کیا ہوگا، الٹا گناہ کا کام ہے اور یہ اجرت بھی ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔

سنّت میں راحت

دیکھئے! اس اجتماعی قرآن خوانی میں کتنی قباحتیں جمع ہو گئی ہیں، اور یہ قباحتیں اس لئے جمع ہوئیں کہ ہم نے سنّت کا راستہ چھوڑ دیا ہے اگر سنّت پر قائم رہتے تو اس میں کوئی خرابی نہ ہوتی، اور اب بھی اگر ہم اس مروّجہ قرآن خوانی کو چھوڑ کر سنّت پر آجائیں تو انشاء اللہ راحت وعافیت اور سہولت میں آجائیں گے اور قرآن خوانی کا جو اصل مقصد ہے یعنی مرحوم کو ایصالِ ثواب کرنا وہ بھی حاصل ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس قرآن خوانی میں مندرجہ بالا خرابیاں اور قباحتیں ہوں گی تو پڑھنے والوں کو ثواب کیسے ملے گا؟ اور جب پڑھنے والوں کو ثواب نہیں ملا تو وہ مرنے والے کو کیا ثواب

www.Sukkurvi.com

پہنچائیں گے؟ اور جب مرنے والوں کو ثواب نہیں پہنچا تو پھر اس کام کا کوئی فائدہ اور مقصد نہ رہا۔

ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ

لہٰذا ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہر آدمی مرحوم کے انتقال کے بعد از خود جتنا ہو سکے، اتنا پڑھ کر مرحوم کو ثواب پہنچا دے اگر اتفاقاً متعدد حضرات جمع ہوں اور تمام منکرات و مفاسد سے بچتے ہوئے قرآن کریم پڑھ کر کسی کو بخشدیں تو یہ جائز ہے، بہرحال قرآن خوانی میں قرآنِ کریم ختم کرنے کی کوئی پابندی نہیں، اور کسی خاص مقدار کی بھی کوئی پابندی نہیں، بلکہ قرآنِ کریم پڑھنے کی بھی پابندی نہیں، چاہو تو صرف دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب پہنچا دو، دو روپے خیرات کر کے اس کا ثواب پہنچا دو، یا سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر کی ایک یا دو تسبیح پڑھ کر اس کا ثواب پہنچا دو، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم اتنا کر لو کہ گڑ گڑا کر توجہ اور دھیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس کو عافیت عطا فرما، اس کو دوزخ سے نجات عطا فرما اور جنت الفردوس عطا فرما۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص مرنے والے کے لئے یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کے برابر ثواب اس کی قبر میں پہنچا دیتے ہیں دیکھئے! نہ قرآن

www.Sukkurvi.com

شریف ختم ہوا، نہ دو روپے خیرات ہوئے، نہ نفل پڑھی اور نہ دو تسبیحات پڑھیں، بلکہ صرف اس کیلئے دعا کردی تو یہ دعا بھی اس کیلئے نافع ہے، اب ہر آدمی آسانی کے ساتھ یہ دعا کرسکتا ہے اور یہ سہولت سنت پر عمل کرنے کی بدولت حاصل ہو جائے گی۔

سورۂ اخلاص کے فضائل و برکات

اور اگر کچھ پڑھ کر ہی ایصالِ ثواب کرنا چاہتے ہو تو قل ھو اللّٰہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کردو۔ حدیث میں اس کے بڑے فضائل آئے ہیں۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ تین مرتبہ "قل ھو اللّٰہ" پڑھنے سے ایک قرآنِ کریم کا ثواب ملتا ہے (بخاری)

اور حدیث میں ہے کہ: اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد ۱۲ مرتبہ "قل ھو اللّٰہ" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو چار قرآنِ کریم کے برابر ثواب عطا فرماتے ہیں۔ (کنز العمال)

اب مرحوم کے جتنے تعلق رکھنے والے ہیں، اگر وہ سب روزانہ یہ معمول بنالیں کہ فجر کی نماز کے بعد ۱۲ مرتبہ "قل ھو اللّٰہ" پڑھ کر ایصالِ ثواب کردیا کریں گے تو مرحوم کو قبر میں کتنا اجر و ثواب پہنچ جائے گا اور اس کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ دیکھئے! جب رواج سے ہٹ کر شریعت کی حدود میں آکر سنت پر عمل کیا تو سہولت اور آسانی بھی ہوگئی اور مرحوم کا بھی بھلا ہوگیا

www.Sukkurvi.com

اور ایصالِ ثواب کا جو مقصد تھا وہ بھی پوری طرح حاصل ہوگیا۔

جنّت میں ایک محل

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص دس مرتبہ "قل ھو اللّٰہ" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنّت میں ایک محل بنا دیتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر تو ہم جنّت میں بہت سارے محل بنالیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہیں یعنی تم ایک دن میں چاہے ایک ہزار مرتبہ پڑھ لو یا ایک لاکھ مرتبہ پڑھ لو، بہر حال تم محدود مقدار میں پڑھو گے اور اللہ تعالیٰ کی عطا لامحدود ہے اور محدود کا لا محدود سے کیسے مقابلہ ہوسکتا ہے؟ اگر ساری دنیا والے مل کر جتنی مرتبہ چاہیں قل ھو اللّٰہ پڑھ لیں مگر اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہیں۔ لہٰذا اگر ہم روزانہ فجر کے بعد ۱۲ مرتبہ "قل ھو اللّٰہ" پڑھیں گے تو دس مرتبہ پڑھنا بھی اس میں آ گیا تو ایک محل بھی تیار ہوجائے گا اور چار قرآنِ کریم کا ثواب بھی انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ: اگر کوئی شخص دو سو مرتبہ "قل ھو اللّٰہ" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دو سو سال کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں یعنی گناہِ صغیرہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (کنز العمال)

یہ اعمال ہم اپنے لئے بھی کر سکتے ہیں اور اپنے مرحومین کے لئے

www.Sukkurvi.com

بھی کر سکتے ہیں، اس لئے کہ ہمیں بھی اپنی مغفرت کی ضرورت ہے اور ہمیں بھی جنّت اور اس کے محلات کی ضرورت ہے، لہٰذا جب مرحومین کے لئے کریں تو اپنے لئے بھی ضرور کریں، اور جب اپنے لئے کریں تو پھر مرحومین کے لئے علیحدہ سے کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو بھی ہم اپنے لئے پڑھیں اسی کا ثواب مرحومین کو پہنچا دیں۔

ایصالِ ثواب سے اپنے ثواب میں کمی نہ آنا

اور نفل عبادت کا ثواب کسی مرحوم کو پہنچانے سے پڑھنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی روزہ دار کا روزہ کھلوادے تو اللہ تعالیٰ روزہ کھولنے والے کے روزہ کا ثواب روزہ کھلوانے والے کو عطا فرمادیتے ہیں اور روزہ کھولنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اس لئے آپ جو کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں گے، آپ کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہما کا یہی مسلک ہے کہ ایصالِ ثواب کرنے سے پڑھنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی، اس لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ جتنی نفل عبادت کرتے، ان کا ثواب پوری امت کو یعنی انبیاء علیہم السلام، صحابۂ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، اولیاء کرامؒ اور پوری امت

www.Sukkurvi.com

مسلمہ کو اس کا ثواب پہنچا دیتے تھے۔البتہ علماء نے یہ فرمایا ہے کہ فرض اور واجب عبادات کا ثواب دوسروں کو پہنچانا منع ہے جیسے فرض نماز ،فرض روزے ،فرض حج، فرض زکوۃ،اسلئے ثواب اگر پہنچانا ہو تو نفل عبادات کا پہنچانا چاہئے ،اور مسنون عبادات بھی نفل کے اندر داخل ہیں ،ان کا ثواب بھی پہنچا سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب سے ثواب کم نہ ہونے کی دو مثالیں

نفل عبادت کا ثواب دوسروں کو پہنچانے سے خود کرنے والے کے ثواب میں کمی نہیں آتی ،اس کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دو مثالوں کے ذریعہ سمجھایا ہے ،ایک مثال یہ بیان فرمائی کہ دیکھو ایک چراغ سے سو چراغ جلائے جا سکتے ہیں ،لیکن اس سے پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی کمی نہیں آتی ،سو چراغ بھی روشن ہو گئے اور پہلا چراغ بدستور روشن ہے۔

دوسری مثال علم ہے کہ ایک عالم ساری عمر درس دیتا ہے اور لوگوں کو پڑھاتا ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کے علم میں کمی نہیں آتی بلکہ علم میں اور ترقی ہوتی ہے ،یہ نہیں ہوتا کہ ایک استاد نے آج ایک کتاب پڑھا کر ختم کردی تو اب وہ استاد کتاب بھول گیا اور شاگرد عالم بن گیا اور جب شاگرد نے آگے دوسرے کو وہ کتاب پڑھائی تو شاگرد بھی بھول گیا اور جاہل ہو گیا، بلکہ ہوتا یہ ہے کہ استاد ساری زندگی کتاب پڑھاتا رہتا ہے اور پھر اس کے

www.Sukkurvi.com

شاگرد بھی اس کی زندگی میں پڑھانا شروع کر دیتے ہیں لیکن کسی کے علم میں کمی نہیں ہوتی، اسی طرح ثواب بھی علم کی طرح ایک معنوی چیز ہے اور ایک نور ہے، جس طرح چراغ دنیا کا ایک مادی نور ہے، اسی طرح ثواب آخرت کا روحانی نور ہے، اور جب دنیا کے مادی نور میں کوئی کمی نہیں آئی تو آخرت کا ثواب جو اس سے بدرجہ اعلیٰ لطیف اور بڑھ کر ہے تو اس میں کیسے کمی آسکتی ہے؟ اس لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی روزانہ کی نفل عبادات کا ثواب سب کو پہنچایا کرتے تھے، ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔

بعض علماء کے نزدیک ثواب تقسیم ہوتا ہے

دوسری طرف بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ عبادات کا ثواب اگر دوسروں کو پہنچایا جائے تو وہ ثواب تقسیم ہو کر پہنچتا ہے، مثلاً اگر ایک قرآنِ کریم کا ثواب دس آدمیوں کو پہنچائیں گے تو وہ ثواب دس حصوں میں تقسیم ہو کر پہنچے گا اور ہر ایک کو دسواں حصّہ ملے گا، لہٰذا دونوں طریقوں پر اس طرح عمل کرنا چاہئے کہ کچھ نفل عبادات کا ثواب سب کو پہنچانا چاہئے، البتہ جو اپنے بہت قریبی تعلق والے ہیں مثلاً ماں باپ، مشائخ اور اساتذۂ کرام، اہل وعیال وغیرہ ان کیلئے الگ سے خاص طور پر کچھ پڑھ کر ثواب پہنچانا چاہئے، مثلاً ۱۲ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھ کر صرف ماں باپ کو پہنچا دیں، اس میں دوسروں کو شریک نہ کریں، پھر دوبارہ بارہ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر اپنے مشائخ کو

www.sukurvi.com

اور اپنے اساتذہ کو پہنچا دیں، اس میں سب کو شریک نہ کریں، اور پھر ۱۲ مرتبہ پڑھ کر ساری امت کو شریک کرلیں اور یوں کہیں کہ یا اللہ! اپنی رحمت سے اس کا ثواب پوری امت کو پہنچا دیجئے، تا کہ دونوں طریقوں پر عمل ہو جائے۔

ایصالِ ثواب کا آسان طریقہ

لہٰذا اپنا یہ معمول بنالیں کہ جب دن میں پانچ وقت نماز پڑھنے کیلئے گھر سے مسجد کی طرف چلیں تو راستے میں جاتے ہوئے بیس مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھ لیں اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس گھر جائیں تو اس وقت بیس مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھ لیں، اس طرح ایک نماز کا وقت چالیس مرتبہ "قل ھو اللہ" ہو جائے گی اور پورے دن میں دو سو مرتبہ بہت آسانی کے ساتھ "قل ھو اللہ" ہو جائے گی، اب آپ ان دو سو کے اندر حساب لگالیں کہ ہر تین مرتبہ پر ایک قرآنِ کریم کا ثواب اور ہر دس مرتبہ پر جنت میں ایک محل، اس طرح تقریباً ساٹھ قرآن شریف کا ثواب حاصل ہو جائے گا اور جنت میں بیس محل بن جائیں گے، اور جب یہ ثواب آپ دوسرں کو پہنچائیں گے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا، وہ اس قدر کیوں خوش ہوں گے؟ اس کی وجہ یہ ہے (اللہ تعالیٰ ہماری عقلوں میں اس بات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا فرمادیں، آمین) کہ انسان زندگی میں آخرت کیلئے سب کچھ کر سکتا ہے، لیکن مرنے کے بعد دوسروں کا محتاج ہوتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ

www.Sukkurvi.com

آخرت سے پہلے اور دنیا سے جانے کے بعد درمیان میں انہوں نے بخشش اور مغفرت کی ایک اور صورت رکھ دی ہے کہ دنیا والے اس مرحوم کے لئے دعائیں کر کے اس کی بخشش اور مغفرت کا سامان کر دیں اور ایصالِ ثواب کر کے اس کے گناہ گھٹا دیں اور نیکیاں بڑھا دیں۔

بہر حال! جب دنیا والے ثواب پہنچائیں گے تو ان کو ثواب پہنچتا رہے گا اور ان کے نامۂ اعمال میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

ستر ہزار کلمہ کی فضیلت

ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر کسی مرحوم کو بخش دے تو وہ قبر کے عذاب سے نجات پا جاتا ہے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "نزھۃ البساتین" میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرے محلے میں ایک نیم مجذوب قسم کے آدمی رہتے تھے، کبھی کبھی ایسی باتیں کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مجھے یہ شک ہوتا تھا کہ شاید یہ اصلی مجذوب نہیں ہیں بلکہ بناوٹی مجذوب ہیں مگر اس بات کا یقین نہیں تھا، ایک دن ایسا ہوا کہ ایک دعوت میں وہ بھی مدعو تھے اور میں بھی مدعو، کھانا کھایا جا رہا تھا، کھانا کھانے کے دوران ان پر یکا یک ایک حال طاری ہوا اور اس حال کے اندر وہ زور زور سے رونے لگے اور بار بار یہ کہنے لگے کہ ہائے! میری ماں کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے، میری ماں بہت سخت

www.Sukkurvi.com

عذاب میں مبتلا ہے، میری ماں کو بچاؤ۔ میں نے دل ہی دل میں یہ سوچا کہ میں نے کلمہ طیبہ کو ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا ہے، آج میں اس کی ماں کو اس کا ثواب بخش کر یہ آزماتا ہوں کہ یہ مجذوب سچا ہے یا جھوٹا ہے؟ اور اس کے بارے میں جو روایت مجھ تک پہنچی ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ! میں نے جو ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا ہے، وہ میں نے اس کی ماں کے اوپر قربان کیا۔ جیسے ہی میں نے یہ دعا کی، اس کے دوسرے ہی لمحے میں نے اس مجذوب کو دیکھا کہ وہ خوش ہو کر کہنے لگا کہ اب تو میری ماں قبر کے عذاب سے بچ گئی اور وہ بڑے آرام میں ہے اور اس کا سب عذاب ختم ہو گیا ہے۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے مجھے دو باتیں حاصل ہوئیں، ایک یہ کہ ستر ہزار والی روایت جو مجھے پہنچی تھی اور جس کی مجھے تحقیق نہیں تھی کہ آیا یہ روایت مستند ہے یا نہیں؟ اب مجھے اطمینان ہو گیا کہ یہ روایت سچی ہے، کیونکہ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھ لیا۔

دوسرے یہ کہ مجھے اس مجذوب کے بارے میں شبہ رہتا تھا کہ یہ اصلی مجذوب ہے یا بناوٹی مجذوب ہے؟ اب وہ میرا شبہ بھی دور ہو گیا اور وہ بدگمانی جو رہتی تھی وہ بھی الحمد للہ دور ہو گئی اور اس کا اطمینان ہو گیا کہ یہ سچا مجذوب ہے، جھوٹا نہیں ہے۔

www.Sukkurvi.com

موت سے پہلے موت کی تیاری

بہر حال! اللہ تعالیٰ نے عالم برزخ میں بھی ہمارے لئے یہ رحمت کا سامان کیا ہوا ہے کہ اگر دنیا والے مرنے والے کو ثواب پہنچاتے رہیں اور اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہیں تو وہاں بھی مغفرت کا سامان ہو سکتا ہے، اسی لئے اہلِ برزخ منتظر رہتے ہیں، لہٰذا اس سے پہلے کہ ہم منتظر ہوں ہمیں اپنے لئے سب کچھ کر لینا چاہئے، کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، جیسے دنیا کے کاموں میں دوسروں پر تکیہ کر کے نہیں بیٹھتے بلکہ از خود محنت کرتے ہیں اور کماتے کھاتے ہیں، یہی اصول آخرت کے لئے بھی اپنانا چاہئے کہ از خود آخرت بنائیں، یہ دنیا ختم ہو جانے والی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا اور جو ہم یہاں جمع کرتے ہیں، وہ ختم ہو جائے گا۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

مَاعِنْدَ كُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ [النحل: ۹٦]

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

اب ہم فانی کی خوب کوشش کریں، اور باقی کے لئے کوئی محنت اور کوشش نہ کریں یہ بڑی ناسمجھی کی بات ہے۔

www.Sukkurvi.com

مرنے والے کی زندہ آدمی کو نصیحت

ایک بزرگ ایک قبرستان سے گزر رہے تھے ،بطور کرامت ایک صاحبِ قبر کا حال ان پر منکشف ہوا ،انہوں نے دیکھا ایک قبر میں ایک میّت بالکل صحیح سلامت اور زندہ ہے ،انہوں نے جا کر سلام کیا ،اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر ان بزرگ نے اس سے پوچھا کہ تم پر کیا حال گزرا؟ اس نے جواب دیا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں ،البتہ ایک بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں ،وہ یہ کہ دنیا میں جو ہم نے قبر کے بارے میں سنا تھا کہ نیک کام کرنے سے قبر میں راحت و آرام اور اجر و ثواب ملتا ہے اور گناہ کرنے سے قبر میں تکلیف اور عذاب ہوتا ہے، یہاں آکر میں نے ہر چیز اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے ،جو کچھ سنا تھا اس کو بالکل صحیح پایا ،نیک کام کا ثواب بھی دیکھ لیا اور برے کام کا عذاب بھی دیکھ لیا ،لیکن یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد اب میں کچھ کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا ،اور تم اس وقت جہاں ہو اور جہاں سے تم مجھ سے باتیں کر رہے ہو ،گو تم نے ان چیزوں کا مشاہدہ نہیں کیا۔ لیکن تم سب کچھ کر سکتے ہو مگر کرتے نہیں ہو۔ یعنی میں اگر یہاں کوئی نیک کام کروں تو کوئی ثواب نہیں اور اگر تم کرو گے تو فوراً ثواب ملے گا۔

ایک سبحان اللہ کے بدلے ستر ہزار قرآن کریم دینا

میرے ایک دوست نے ایک بزرگ کا واقعہ سنایا کہ وہ ایک

www.Sukkurvi.com

قبرستان سے جا رہے تھے کہ ان پر بھی ایک قبر کا حال منکشف ہوا، انہوں نے دیکھا کہ میّت قبر کے اندر صحیح سلامت اور زندہ ہے اور قرآن شریف پڑھنے میں مشغول ہے، انہوں نے اس قبر والے سے کہا کہ ہم نے یہ سنا تھا کہ مرنے کے بعد کوئی عمل نہیں ہے، وہاں صرف دو چیزیں ہیں، عذاب ہے یا آرام، گناہوں کی وجہ سے عذاب میں رہتا ہے یا نیکیوں کی وجہ سے آرام میں رہتا ہے، لیکن یہ نہیں سنا تھا کہ وہاں بھی تلاوت، نماز اور تسبیح کرنی ہوگی اس لئے تم یہاں قرآنِ کریم کی تلاوت کیوں کر رہے ہو؟ اس میّت نے جواب دیا کہ جب کوئی شخص دنیا سے عالم برزخ میں قدم رکھتا ہے تو قبر میں قدم رکھنے کے بعد اس سے سب سے پہلے تین سوال و جواب ہوتے ہیں، اگر وہ ان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس سے کہا جاتا ہے کہ تمہیں قبر میں اپنا وقت قیامت کے انتظار میں گزارنا ہے تاکہ جب سب دنیا والے یہاں آ جائیں تو آخرت قائم ہو، لہٰذا یہ قبر تمہاری انتظار گاہ ہے اور اگر تمہارے پاس یہاں کوئی مصروفیت اور مشغلہ نہیں ہوگا تو تم خالی پڑے پڑے اکتا جاؤ گے، اس لئے تم اپنا پسندیدہ کام جو تمہیں دنیا میں اچھا لگتا تھا وہ بتا دو، تمہیں یہاں اس کی اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ مجھ سے بھی یہ کہا گیا تو چونکہ دنیا کے اندر میں قرآنِ کریم کی تلاوت کو بہت محبوب رکھتا تھا، قرآن کریم کا عاشق تھا اور ہر وقت تلاوت کرتا رہتا تھا، اس لئے میں نے

www.Sukurvi.com

عرض کیا کہ اگر مجھے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اجازت مل جائے تو یہ میرے لئے بہت کچھ ہے چنانچہ مجھے اجازت مل گئی ،اس لئے میں ہر وقت قرآن شریف پڑھتا رہتا ہوں۔

اس کے بعد میّت نے ان بزرگ سے کہا کہ میں نے یہاں قبر میں ستر ہزار قرآن شریف ختم کئے ہیں ،یہ میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ اوپر سے ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کا ثواب مجھے دے دیجئے۔ ان بزرگ نے حیرت سے کہا کہ یہ تو بہت سستا سودا ہے ،اس کی کیا وجہ ہے؟ اس میّت نے جواب دیا کہ بات دراصل یہ ہے کہ تم جہاں سے باتیں کر رہے ہو ،وہاں ''سبحان اللہ'' کا بڑا ثواب ہے اور یہاں ستر ہزار قرآن شریف کا ایک ''سبحان اللہ'' کے برابر بھی ثواب نہیں۔

زندگی میں آخرت کی تیاری کریں

دیکھئے !اب اس وقت ہم اوپر ہیں اور واقعۃً اگر ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہیں تو جنت میں ایک درخت لگ جائے ،دس مرتبہ ''قل ھو اللہ'' پڑھ لیں تو جنت میں ایک محل تیار ہو جائے ،لیکن اگر قبر میں جا کر سوا لاکھ مرتبہ بھی ''قل ھو اللہ'' پڑھیں گے تو ایک محل بھی نہیں بنے گا ،ایک قرآن شریف کا بھی ثواب نہیں ملے گا ،یہ کتنا سبق آموز واقعہ ہے ،مگر ہمارا وہی حال ہے جیسا کہ پچھلے واقعہ میں اس میّت نے کہا تھا کہ میں نے یہاں آکر دیکھ لیا کہ ''سبحان اللہ'' کا یہ

www.Sukurvi.com

ثواب ہےاور ''الحمداللّٰہ'' کا یہ ثواب ہےاور''قل ھو اللّٰہ '' کا یہ ثواب ہے، مگر اب کچھ کرنہیں سکتا ،اور جہاں تم اس وقت ہو ،وہاں تم سب کچھ کر سکتے ہولیکن تم کرتے کچھ نہیں ۔اللہ تعالیٰ ہمیں کرنے والا بنا دے ۔آمین ۔جس دن ہم کرنے والے بن جائیں گے ،اس دن سب کام انشاءاللہ تعالیٰ بن جائیں گے اور جب تک ہم صرف سننے والے رہیں گے اور صرف بیان کرنے والے رہیں گےتو اس وقت تک ہماری نجات نہ ہوگی۔

اٹھارہ ہزار قرآنِ کریم کا ختم

میرے استاذ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحبؒ جو آج کل مدینہ منورہ میں مقیم ہیں (مدینہ منورہ میں مقیم تھے ،انتقال فرما گئے رحمۃ اللہ علیہ) انہوں نے ایک مرتبہ''البلاغ ''میں غالباً علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر ایک مضمون لکھا تھا۔اس میں ان کا ایک واقعہ لکھا تھا کہ جب ان کے انتقال کا وقت قریب ہوا ، اس وقت ان کی ہمشیرہ ان کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں ،ظاہر ہے کہ جب آدمی آنکھیں بند کر لیتا ہے اور تیز تیز سانس لینے لگتا ہے تو پھر ہر شخص کو رونا آتا ہے کہ اب ہمارے اور ان کے درمیان جدائی ہونے والی ہے ،اس لئے ان کی ہمشیرہ سرہانے بیٹھ کر رونے لگیں ،جب روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں تو اس کی آواز سے انہوں نے آنکھ کھولی اور ہمشیرہ سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ ہمشیرہ نے

www.Sukkurvi.com

کہا: بھائی! یہ رونے کا وقت ہے، اس لئے کہ تھوڑی دیر کے بعد اب تم ہم سے جدا ہونے والے ہو، تمہاری جدائی پر رونا آرہا ہے، انہوں نے فرمایا کہ بہن! میرے مرنے پر تم مت رونا، اسلئے کہ تمہارا بھائی خالی ہاتھ نہیں جارہا ہے، اور پھر گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ بہن! تمہارے بھائی نے اس کونے میں اٹھارہ ہزار قرآن شریف ختم کئے ہیں اور اس کے ذرہ ذرہ میں قرآن کریم بسا ہوا ہے۔

اور مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بہت امید ہے کہ وہ مجھے بخش دیں گے، کیونکہ یہ میرا کوئی کمال نہیں، میری کیا مجال اور طاقت تھی کہ میں اتنے قرآنِ کریم پڑھوں، یہ صرف اس کے فضل سے میں نے پڑھا ہے، اس نے توفیق دی تو میری زبان نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، لہٰذا مجھے امید ہے کہ مجھے اس کے ثواب سے محروم نہیں فرمائیں گے بلکہ مالا مال کریں گے، حضرت والا مدظلہم نے لکھا ہے کہ یہ اٹھارہ ہزار قرآن کریم وہ تھے جو صرف اس ایک کونے میں پڑھے تھے اور اس کے علاوہ دوسری جگہوں پر جو قرآنِ کریم پڑھے تھے، ان کو بھی اگر شامل کرلیا جائے تو پھر مجموعی تعداد چوبیس ہزار بن جاتی ہے۔ اللہ اکبر!

بزرگوں کے اوقات میں برکت

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگوں کے اوقات میں برکت ڈال

www.Sukkurvi.com

دیتے ہیں، ہمارا پارہ آدھے گھنٹے میں ختم ہوتا ہے اور ان کا پارہ ہمارے لحاظ سے زیادہ صحیح اور صاف صاف دس منٹ میں ختم ہو رہا ہے، یہ نہیں ہے کہ انہوں نے دس منٹ میں جلدی جلدی پڑھ کر پارہ ختم کرلیا ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے اوقات میں برکت عطا فرما دیتے ہیں اور ان کے تھوڑے سے وقت میں بہت کام ہو جاتا ہے، جیسے ربڑ، ایک گز کے ربڑ کو اگر کھینچو گے تو وہ دس گز ہو جائے گی اسی طرح وقت وہی ہے، فرق یہ ہے کہ ہمارے حق میں ایک گز ہے اور ان کے حق میں سو گز ہے، اس لئے بطور کرامت ان کا تھوڑے وقت میں بہتر اور زیادہ کام ہو جاتا ہے۔

حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کرامت

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت تھی کہ وہ عصر سے مغرب تک پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا کرتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سید مولانا عبدالحیؒ وعظ فرما رہے تھے اور اس میں حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے، وعظ کے دوران حضرت نے بیان فرمایا کہ اس وقت مجمع میں ایک صاحب ایسے موجود ہیں جو عصر سے مغرب تک پورا قرآن شریف ختم کر لیتے ہیں۔ لوگ سمجھ گئے کہ کس کی طرف اشارہ کیا ہے، چنانچہ وعظ کے بعد لوگ حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ کے اردگرد جمع ہو گئے، اور اصرار کرنے لگے کہ ہمیں بھی یہ کرامت دکھائیے۔

www.Sukkurvi.com

حضرت نے قبول فرما لیا اور عصر کی نماز کے بعد گومتی کے پل پر کھڑے ہو گئے سارا مجمع وہاں موجود تھا، حضرت "الٓمٓ" سے قرآن شریف کی تلاوت شروع کی ، ادھر سورج غروب ہو رہا تھا اور ادھر حضرت سورۃ الناس کی تلاوت کر رہے تھے۔

اب دیکھئے! عصر سے مغرب تک بمشکل ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے، لیکن حضرت نے اس میں پورا قرآن شریف مجمع کے سامنے تلاوت کے آداب کے ساتھ پڑھ کر سنا دیا، اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے اوقات میں برکت عطا فرما دیتے ہیں۔

بیس لاکھ نیکیاں

میں ایک کلمہ اور پڑھنے کے لئے بتایا کرتا ہوں جو پڑھنے میں بہت آسان ہے اور ثواب اس کا بہت عظیم ہے۔ وہ کلمہ یہ ہے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

اب دیکھئے! یہ کلمہ کتنا آسان ہے، اس میں آدھی "قل ھو اللہ" ہے شروع میں کلمہ ہے اور درمیان میں صرف دو لفظ "اَحَدًا صَمَدًا" نئے ہیں اور اس کلمہ کی فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کلمہ کو ایک مرتبہ پڑھ لے تو اس کو بیس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔ اندازہ لگائیے کہ ہماری یہ زندگی کتنی

www.Sukkurvi.com

قیمتی ہے ،ہم اس میں آخرت کا کتنا سرمایہ آسانی کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں ،اگر کوئی بیس لاکھ روپے کمانا چاہے تو عموماً چند سیکنڈ میں نہیں کما سکتا بلکہ چند منٹ چند گھنٹے اور چند مہینوں میں بھی نہیں کما سکتا لیکن آخرت کی بیس لاکھ نیکیاں چند سیکنڈ وں میں حاصل کرسکتا ہے ،اور اگر کوئی شخص پانچ مرتبہ پڑھ لے تو یک کروڑ نیکیاں حاصل ہو گئیں۔

لہٰذا یہ معمول بنا لو کہ ہر نماز کے لئے مسجد آتے وقت پانچ مرتبہ ڑھیں گے اور پانچ مرتبہ واپس جاتے وقت پڑھیں گے اور پھر اس کا ثواب پنے ماں باپ اپنے اہل وعیال اور اپنے اولیاء اور مشائخ کو پہنچا دو ،اور اگر اں باپ زندہ ہیں تو زندگی میں بھی ان کو ثواب پہنچا سکتے ہیں ،اسلئے کہ جس طرح ان کا حق مرنے کے بعد ہے ،اسی طرح زندگی میں بھی ان کا حق ہے مرنے کے بعد ان کا حق کم نہیں ہوتا ،اور ایصالِ ثواب میں اپنی اولاد کو بھی شریک کرنا چاہئے ،اس لئے کہ جس طرح ہمارا ان پر حق ہے ،اسی طرح ان کا بھی ہم پر حق ہے۔

بہر حال !اس طرح نماز کے لئے مسجد میں آتے جاتے یہ عمل کرلیں گے تو نماز بھی ہو جائے گی اور ایصالِ ثواب کا عمل بھی نہایت آسانی کے ساتھ ہو جائے گا۔

شریعت کے مطابق ایصالِ ثواب کے فوائد

لہٰذا مروجہ اجتماعی قرآن خوانی کا جو طریقہ کار ہے ،وہ ہم نے اپنی

www.Sukkurvi.com

طرف سے بنایا ہے، اس کے اندر دشواریاں، مشکلات، نقصان اور خطرہ ہی خطرہ ہے اور شریعت کے مطابق، انفرادی طور پر، کسی وقت کی پابندی کے بغیر، کسی خاص دن کی پابندی کے بغیر اگر عمل کریں گے تو وہ صحیح بھی ہوگا اور شریعت کے مطابق بھی ہوگا اور اس میں اخلاص بھی ہوگا، اور جس عظیم ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہو جائے گا اور ایصالِ ثواب کا جو مقصد اصلی ہے کہ مرنے والے کو ثواب پہنچے، وہ بھی حاصل ہوگا۔ لیکن اگر رواجی طریقے پر ہم نے ایصالِ ثواب کیا تو اس میں خود ہمیں ثواب ملنا مشکل ہے تو مرحوم کو کیا پہنچے گا؟

بلکہ وہ تو ایک رسمی خانہ پُری ہوگی جس میں نہ مرنے والوں کا کوئی فائدہ اور نہ زندوں کا کوئی نفع، بلکہ سب تکلیف میں مبتلا ہوں گے، اور سنّت کے مطابق ایصالِ ثواب کرنے سے نہ صرف فائدہ ہوگا بلکہ راحت، آسانی اور سہولت بھی حاصل ہوگی اور آخرت میں اس کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔

www.Sukkurvi.com

ایصالِ ثواب کا آسان اور صحیح طریقہ

اب سوال یہ ہے کہ ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ تو ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جو بھی نیک کام ہو، اس کے کرنے کے بعد یہ دعا کرلی جائے کہ اے اللہ! میں نے جو یہ کام کیا ہے، اپنی رحمت سے اس کا پورا پورا ثواب عطا فرما دیجئے اور یہ ثواب فلاں کی روح کو پہنچا دیجئے، یا اللہ! اس کا ثواب میرے ماں باپ کو پہنچا دیجئے، میرے بہن بھائیوں کو پہنچا دیجئے،

بس یہ ایصال ثواب کا طریقہ ہے ،اور اگر اس کا ثواب ساری امت کو پہنچانا مقصود ہوتو یہ دعا کر لیجئے کہ یا اللہ! یہ نیک کام جو میں نے کیا ہے، اپنی رحمت سے اس کا پورا پورا ثواب عطا فرما اور پھر وہ ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، تمام انبیاءِ کرام کو، آپ ﷺ کے چاروں خلفاءؓ کو، آپ کے تمام اہلِ خانہ کو اور تمام صحابہؓ، سارے تابعین، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ، سلف صالحینؒ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنے مسلمان پیدا ہوئے ہیں اور قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے اور جو وفات پا چکے ہیں اور جو زندہ ہیں اور مردوں کو بھی عورتوں کو بھی اور جنات کو بھی اس کا ثواب پہنچا دیجئے۔ اس طرح سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اتنے لوگوں کو ثواب پہنچانے کی جو نیکی کی ہے، اس نیکی کا ثواب آپ کو الگ ملے گا، انشاء اللہ تعالیٰ، وہ ثواب آپ کے کھاتے میں لکھا جائے گا۔

مزار پر حاضری کا ادب اور ایصالِ ثواب

ایصالِ ثواب کا ایک طریقہ مزار پر حاضر ہو کر ایصالِ ثواب کرنا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کے مزار پر جانا ہو تو جیسے ہی قبریں شروع ہو جائیں تو اس وقت وہاں پر سلام کہیں کہ:

السلام علیکم یا اھل القبور

اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔

اس کے بعد قبروں کے اوپر نہ چلیں بلکہ اس راستہ پر چلیں جو قبروں

www.Sukkurvi.com

سے الگ ہو اور جب اس شخص کے مزار پر پہنچیں جس کے مزار پر جانا مقصود ہے تو اس کے قریب جانے کا طریقہ یہ ہے کہ پیروں کی طرف سے جاتے ہوئے سینے کی طرف آ کر اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ آپ کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور چہرہ اس میّت کے سامنے ہو، جیسے کوئی آدمی قبلے کی طرف کروٹ لے کر سویا ہوا ہو تو اس کا چہرہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہوگا، لہٰذا پیروں کی طرف سے آتے ہوئے اس کے سینے کے بالمقابل کھڑے ہو جائیں اور پھر ''السلام علیکم'' کہیں اور بیٹھنے کا دل چاہ رہا ہو تو بیٹھ جائیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ مرنے والے کا ادب ایسا ہی ہے جیسا زندگی میں ہوتا ہے جس طرح بڑوں کے سامنے کھڑے گفتگو نہیں کرتے بلکہ ادب سے بیٹھ کر ان سے بات چیت کرتے ہیں، اسی طرح مرنے کے بعد بھی ویسا ہی معاملہ کریں۔

اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن سے ہم کھڑے کھڑے بات کرتے ہیں اور سلام دعا کر کے چلے جاتے ہیں، لہٰذا مرنے کے بعد بھی انکا اتنا ہی ادب ہے کہ ان کے سینے کے سامنے جا کر کھڑے ہو جائیں اور مثلاً ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ ''قل ھو اللہ'' پڑھ کر یہ دعا کریں کہ یا اللہ! اس کا ثواب اس قبر والے کو پہنچا دیجئے۔ اور پھر آخر میں یہ دعا کرلیں کہ یا اللہ! ان کی مغفرت فرما، ان کی بخشش فرما۔

ان کے درجے بلند فرما، ان کو قبر کے عذاب اور دوزخ سے نجات عطا فرما اور ان کو اپنی رحمت سے جنّت میں داخل فرما۔ یہ سب کلمات ضرور

www.Sukkurvi.com

کہیں ،اس لئے کہ ہماری یہ دعا ان کیلئے باعث نجات ہے ۔اور خلوص ،توجہ اور دھیان سے یہ دعا کر کے آخر میں ''السلام علیکم'' کہکر واپس آجائیں بس! یہ ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اور ہمارے مرحومین کی بخشش فرمائے اور سنّت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

www.Sukkurvi.com

طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاج
کے طریقے، غذاؤں اور دواؤں کے فوائد
بیان کیے گئے ہیں

مرتب

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

سورۂ اخلاص

کے

فضائل اور فوائد

اس میں احادیثِ طیبہ کی روشنی میں
سورۂ اخلاص کے فضائل، فوائد اور اس کا
عظیم اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

عَلَیکُم بِسُنَّتِی

(میری سُنّتوں پر عمل کرو)

مرتب

حضرت مولانا مُفتی عبد الحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ارشد

مُفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مُفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ

www.Sukkurvi.com

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

خوشخبری

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم

کی پراثر مفید اور نایاب کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں، عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہِ راست دستیاب ہیں

- ہمارے تین گناہ
- گانا سننا اور سنانا
- اپنی اصلاح کیجئے
- ٹی وی اور عذاب قبر
- توہین رسالت کا انجام
- بدشگونیاں اور بدفالیاں
- اصلاحی بیانات جلد ۱ تا ۸
- موت کے وقت کی بدعات
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com